

اسلام کی ابتدا

بچوں کے پروفیسر ام صبیحہ

اسلام کی ابتدا اسی وقت سے ہے جبکہ انسان کی ابتدا ہوئی ہے۔ اسلام کے معنی ہیں خدا کی تابعداری اور یہ انسان کا پیدا ہونے کا سبب ہے۔ کیونکہ خدا ہی انسان کا پیدا کرنے والا اور پالنے والا ہے۔ انسان کا اصل کام یہی ہے کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے کی تابعداری کرے جس دن خدا نے سب سے پہلے انسان یعنی حضرت آدم اور ان کی بیوی حضرت حوا کو زمین پر اتارا اسی دن اس نے انہیں بتا دیا کہ دیکھو تم میرے بندے ہو اور میں تمہارا مالک ہوں، تمہارے لئے صحیح طریقہ ہے کہ میری ہدایت پر چلو، جس چیز کا میں حکم دوں اسے مانو اور جس چیز سے میں منع کروں اس سے رک جاؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو میں تم سے راضی ہوں گا اور تمہیں انعام دوں گا۔ اور اگر اس کے خلاف کرو گے تو میں تم سے ناراض ہوں گا اور سزا دوں گا۔ بس یہی مذہب اسلام کی ابتدا تھی۔

یہاں آدم اور حوا نے اسی طریقہ کی تعلیم اپنی اولاد کو دی۔ کچھ مدت تک سب آدمی اس پر پلتے رہے پھر ان میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے اپنے خالق کی تابعداری چھوڑ دی۔ کسی نے دوسروں کو خدا بنا لیا، کوئی خود خدا بن بیٹھا، اور کسی نے کہا کہ میں آزاد ہوں، جو کچھ میرے جی میں آئیگا کروں گا، چاہے خدا کا حکم کچھ بھی ہو۔ اس طرح دنیا میں کفر کی ابتدا ہوئی جس کے معنی ہیں خدا کی تابعداری سے انکار کرنا۔

جب انسانوں میں کفر بڑھتا چلا گیا اور اس کی وجہ سے ظلم، فساد اور برائمتوں کا طوفان اٹھنے لگا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کو اس کام پر مقرر کیا کہ وہ ان گمراہ ہوتے لوگوں کو سمجھائیں اور ان کو پھر سے اللہ کا تابعدار بنانے کی کوشش کریں۔ یہ نیک بندے نبی اور پیغمبر کہلاتے ہیں۔ یہ پیغمبر کبھی تھوڑی اور کبھی زیادہ مدت کے بعد دنیا کے مختلف ملکوں اور قوموں میں آتے رہے۔ یہ سب بڑے پیغمبر، ایماندار اور پاک لوگ تھے۔ ان سب ایک ہی مذہب کی تعلیم دی اور وہ یہی اسلام تھا۔ تم نے حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کے نام تو ضرور سنے ہوں گے۔ یہ سب خدا کے پیغمبر تھے اور ان کے علاوہ ہزار ہا

پیغمبر اور بھی گذرے ہیں۔

پچھلے کسی ہزار برس کی تاریخ میں ہمیشہ یہی ہوتا رہا کہ جب کفر زیادہ بڑھا تو کوئی بزرگ پیغمبر بنا کر بھیجے گئے انہوں نے آکر لوگوں کو کفر سے روکنے اور اسلام کی طرف بلانے کی کوشش کی۔ کچھ لوگ ان کے سمجھانے سے مان گئے اور کچھ اپنے کفر پر اڑے رہے۔ جن لوگوں نے مان لیا وہ مسلمان ہو گئے اور انہوں نے اپنے پیغمبر سے اعلیٰ درجہ کے اخلاق سیکھ کر دنیا میں نیکی پھیلانی شروع کی۔ پھر ان مسلمانوں کی اولاد رفتہ رفتہ خود اسلام کو بھول کر کفر کے چکر میں پھنستی چلی گئی، اور کسی دوسرے پیغمبر نے آکر نئے سرے سے اسلام کو تازہ کیا۔ یہ سلسلہ جب ہزاروں برس تک چلتا رہا اور اسلام بار بار تازہ ہو کر پھر ٹھلا دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے آخر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا جنہوں نے اسلام کو ایسا تازہ کیا کہ آج تک وہ قائم ہے اور انشاء اللہ قیامت تک قائم رہے گا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج سے ۱۴۲۰ سال پہلے عرب کے مشہور شہر مکہ میں پیدا ہوئے تھے۔ اُس وقت صرف عرب ہی میں نہیں، دنیا کے کسی ملک میں بھی اسلام باقی نہ رہا تھا۔ اگرچہ پرانے پیغمبروں کی تعلیم کے ٹھوسے بہت اثرات نیک لوگوں کے اندر موجود تھے، لیکن خالص خدا کی تابعداری جس میں کسی دوسرے کی تابعداری شامل نہ ہو، ساری دنیا میں کہیں نہ پائی جاتی تھی۔ اسی وجہ سے لوگوں کے اخلاق بھی بگڑ گئے تھے۔ خدا کو بھول کر لوگ طرح طرح کی برائیوں میں پھنس گئے تھے۔ اس حالت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں آنکھیں کھولیں۔ چالیس برس کی عمر تک آپ اپنے شہر میں ایک خاموش انسان کی طرح زندگی بسر کرتے رہے۔ سارا شہر آپ کی سچائی اور ایمان داری کی وجہ سے آپ کی عزت کرتا تھا، مگر کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ یہی شخص آگے چل کر دنیا کا سب سے بڑا رہنما بننے والا ہے۔ آپ بھی دنیا کی برائیوں کو دیکھ دیکھ کر دل میں کڑھتے تھے مگر اس لئے خاموش تھے کہ آپ کو وہ طریقہ معلوم نہ تھا جس سے اس بگڑی ہوئی دنیا کو ٹھیک کر دیں۔ جب آپ چالیس برس کی عمر کو پہنچ گئے تو خدا نے آپ کو اپنا پیغمبر بنایا اور یہ خدمت آپ کے سپرد کی کہ پہلے اپنی قوم کو اور پھر دنیا بھر کے انسانوں کو کفر چھوڑ دینے اور اسلام قبول کرنے کی ہدایت فرمائیں اس خدمت پر تقرر ہونے کے بعد آپ نے اپنے شہر کے لوگوں سے بر ملا کہنا شروع کیا کہ تم خدا کو

چھوڑ کر دوسروں کی بندگی نہ کرو۔ تمہارا مانگ اور مالتی صرف خدا ہے۔ اسی کی تم کو عبادت کرنی چاہیے اور اسی کا حکم نہیں ماننا چاہیے۔ عام لوگ یہ آواز سن کر آپ کی مخالفت کے لئے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے ہر طرف سے آپ کی زبان بند کرنی چاہی۔ لیکن قوم کے جتنے سچے اور اچھے لوگ تھے وہ رفتہ رفتہ آپ کے صحابی بنتے چلے گئے پھر مکہ سے باہر عرب کے دوسرے علاقوں میں بھی آپ کی تعلیم پہنچنے لگی اور وہاں بھی یہی ہوا کہ جاہل لوگ تو مخالفت پر تڑپ اٹھ گئے، مگر جن لوگوں میں عقل اور نیک ولی موجود تھی وہ آپ کی سچی باتوں پر ایمان لاتے چلے گئے۔ ۱۳ برس تک یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا۔ ایک طرف آپ کی آواز تک میں پھیل رہی تھی اور ہر جگہ نیک انسان اسلام قبول کرتے جا رہے تھے۔ دوسری طرف جاہلوں کی مخالفت روز بروز سخت ہوتی جا رہی تھی اور طرح طرح سے مسلمانوں کو ستایا جا رہا تھا۔ آخر کار مکہ کے سرداروں نے آپس میں سازش کی کہ ایک رات اپنا مکہ آنحضرت پر حملہ کر کے آپ کو قتل کر دیں اور اس کے بعد مسلمانوں کا نام و نشان مٹانا سے متاویں۔

جب نوبت یہاں تک پہنچ گئی تو نہ رہنے آنحضرت کو حکم دیا کہ آپ اور سارے مسلمان مکہ چھوڑ کر مدینہ چلے جائیں۔ اس وقت مدینہ میں بہت سے لوگ مسلمان ہو چکے تھے اور وہ اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے اپنی جان اور مال قربان کرنے پر آمادہ تھے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیک اسی رات کو مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے جس میں آپ کو قتل کر دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ یہی وہ شہرہ واقفہ ہے جس کو ہجرت کہا جاتا ہے اور اسی واقعہ کی یادگار میں ہمارا ہجری سنہ جاری ہوا ہے۔

آنحضرت کے مدینہ پہنچتے ہی مسلمان جی عرب کے ہر گوشے سے سمٹ سمٹ کر مدینہ میں جمع ہونے شروع ہو گئے اور اس شہر میں اسلام کی باقاعدہ حکومت قائم ہو گئی۔

اب اسلام کے مخالف اور بھی زیادہ پریشان ہونے لگے۔ انہوں نے سوچا کہ پہلے تو یہ مسلمان جگہ جگہ منتشر اور بے بس تھے، ان کو مٹا دینا آسان تھا۔ مگر اب یہ ایک جگہ جمع ہوتے جا رہے ہیں اور ان کی اپنی حکومت بن گئی ہے۔ اب اگر ان کو ذرا سی ہمت بھی مل گئی تو پھر یہ ایک زبردست طاقت بن جائیگے۔ اس لئے جلدی سے جلدی کو شمشیر کئی چاہیے کہ ان پر حملہ کر کے انہیں ختم کر دیا جائے۔ اس خیال سے

مکہ کے سرداروں نے آنحضرت کے خلاف جنگ چھیڑ دی اور سارے عرب کی طاقتوں کو اسلام کے مقابلہ میں اکٹھا کر لیا۔

لیکن نہ تو وہ لڑائیوں میں آپ کو شکست دے سکے اور نہ اسلام کی تبلیغ کو کسی طرح روک سکے۔ ان کی ساری کوششوں کے باوجود اسلام عرب میں پھیلتا چلا گیا، خود مخالفوں میں سے ٹوٹ ٹوٹ کر اچھے اچھے آدمی اسلام کی طرف آتے چلے گئے، اور پورے آٹھ برس نہ گزے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مکہ کو فتح کر لیا۔ مکہ کا فتح ہونا تھا کہ سارے عرب میں کفر کی کڑی ٹوٹ گئی۔ اس کے بعد ایک سال کے اندر پورا ملک مسلمان ہو گیا اور ۱۲ لاکھ مربع میل کے رقبہ پر اسلام کی ایک طاقتور حکومت قائم ہو گئی جس میں پادشاہی خدا کی تھی، قانون شریعت کا تھا، اور انتظام خدا کے ایک بندوں کے ہاتھ میں تھا۔ اس حکومت میں ظلم اور بداخلاقی کا کہیں نام و نشان تک نہ تھا۔ ہر طرف امن تھا، انصاف تھا، سچائی اور ایمانداری کا دور دورہ تھا، اور خدا کی تابعداری اختیار کرنے کی وجہ سے لوگوں میں بہترین اخلاق پیدا ہو گئے تھے۔

اس طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۳ سال کی مختصر مدت میں عرب کی پوری قوم کو بدل ڈالا اور اس کے اندر ایسی روح پھونک دی کہ وہ صرف خود ہی مسلمان نہیں ہو گئی بلکہ ساری دنیا میں اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ آنحضرت یہ عظیم الشان کارنامہ انجام دینے کے بعد ۶۳ سال کی عمر میں دنیا سے رخصت ہوئے۔

آپ کے بعد صحابہ کرام نے وہ کام سنبھال لیا جس کے لئے آپ دنیا میں تشریف لائے تھے۔ ان بزرگوں نے اسلام کی تعلیم عرب کے باہر دوسرے ملکوں میں پھیلائی، شریعت کی اور جو طائفتیں حق کے راستے میں نرا ہم ہوئیں ان کو تلوار کے زور سے ہٹا کر بھینک دیا۔ ان کا سیلاب ایسا تیز و سرعت تھا کہ کسی کے روکے نہ تک سکا۔ چند سال کے اندر وہ سندھ سے لے کر اسپین تک پھیل گئے۔ ان کے اثر سے بڑی بڑی قومیں مسلمان ہو گئیں۔ ان کے قدم جہاں پہنچ گئے وہاں سے بے انصافی اور بداخلاق رخصت ہو گئی۔ انہوں نے خدا سے پھرے ہوئے انسانوں کو پھر سے خدا کا تالیف دار بنایا، جہالت میں پڑے ہوئے لوگوں کو علم کی روشنی دی، انسانیت سے گسے ہوئے لوگوں کو اٹھا کر اخلاق کی بندریں پر پہنچایا، اور جباروں

کا زور توڑ کر دنیا میں ایسا انصاف قائم کیا جس کی نظیر انسانی تاریخ میں نہیں ملتی۔

صحابہ کرام نے اس کے ساتھ دوسرا کام یہ کیا کہ خدا کی طرف سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کتاب لے کر آئے تھے اس کو انہوں نے لفظ بلفظ یاد بھی کر لیا اور لکھ کر بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا۔ آج یہ انہی بزرگوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ پہلے پاس قرآن ٹھیک ویسا ہی، اسی زبان اور انہی الفاظ میں موجود ہے جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے خدا کی طرف سے پہنچایا تھا۔ اس میں ایک نقطہ کی کمی بیشی ہی نہیں ہوئی ہے۔

ایک اور کام انہوں نے یہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات، آپ کی تقریریں آپ کے ارشادات، آپ کے احکام، آپ کے اخلاق و عادات، غرض ہر چیز کے متعلق مفصل معلومات بعد کی نسلوں تک پہنچا دیں۔ اس سے دنیا کو یہ فائدہ پہنچا کہ پیغمبر کے جانے کے بعد بھی ہر زمانے کے لوگ پیغمبر کو اسی طرح دیکھ سکتے ہیں جس طرح خود پیغمبر کی زندگی میں دیکھ سکتے تھے۔ ساڑھے تیرہ سو برس گزر جانے کے بعد بھی آج بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پڑھ کر یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ خدا کا نام بعد از بندہ کیسا ہونا چاہئے اور کس نمونے کے آدمی کو خدا پسند کہتا ہے۔

یہ وہ چیزیں، یعنی قرآن اور سیرت محمدی، ایسی ہیں جن کے محفوظ ہو جانے کی وجہ سے اسلام دنیا میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گیا ہے پہلے دنیا میں اسلام بار بار تازہ ہو کر اس لئے بھلا یا جاتا رہا کہ جو لوگ پیغمبروں پر ایمان لاکر مسلمان ہوتے تھے وہ خدا کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں کی سیرتوں کو محفوظ رکھنے کی کوئی خاص کوشش نہیں کرتے تھے۔ اس وجہ سے تھوڑی تھوڑی مدت بعد مسلمانوں کی اولاد خود ہی بگڑ جاتی تھی۔ لیکن اب خدا کی کتاب اور پیغمبر کی سیرت دونوں محفوظ ہیں اور اسی وجہ سے اسلام ہمیشہ کے لئے قائم ہو گیا ہے۔ کبھی خدا نخواستہ اس کی تازگی میں کچھ کمی آجھی جائے تو قرآن اور سیرت محمدی کی مدد سے اس کو پھر تازہ کیا جاسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب دنیا کو کسی نئے پیغمبر کی ضرورت نہیں رہی۔ اب اسلام کو تازہ کرنے کے لئے صرف ایسے لوگ کافی ہیں جو قرآن اور سیرت محمدی کو اچھی طرح جانیں، اس پر خود عمل کریں، اور دوسروں سے اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔